ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

احمد غلام قادیانی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

THE ALFAZL
QADIAN

# الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

قادیان

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۳۴ | مورخہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۵ | جلد ۱۴




## فہرست مضامین



## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ خیر و عافیت سے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے نظارت تعلیم و تربیت کا چارج لے لیا ہے ۔

جناب چودہری فتح محمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ۱۹ اکتوبر کو ایک شادی کی تقریب پر حافظ آباد (گوجرانوالہ) تشریف لے گئے تھے ۔ آج ۲۳ اکتوبر کو واپس تشریف لے آئے ۔

ایک شخص الیس الیس علی شاہ یہاں آیا ۔ جس نے بعض کھیل زنجیر آہنی کا توڑنا ۔ ۳۰-۳۵ من کا پتھر سینے پر رکھ لینا ۔ آگ پر ننگے پاؤں چلنا وغیرہ دکھائے ۔

خطبہ جمعہ جلسہ سالانہ کے متعلق تھا ۔ احباب اس کی تعمیل کے لئے تیار ہو جائیں ۔

## نظم
## قصر خلافت

ہے مدت سے دنیا پہ فتنوں کی بارش
نظر آرہی ہے عذابوں کی شدت

کسی کو نہیں اس سے انکار اصلا
ہویدا ہیں آثار قرب قیامت

علاج اس کا ہم کو بتایا گیا ہے
حذیفہ سے پہنچی ہیں یہ روایت

کہ فرمایا ہمکو رسولِ خدا نے
سُنو اے حذیفہ ہماری نصیحت

امام زماں کی اطاعت ہے واجب
بچیں گے وہی جو کریں گے اطاعت

امام جماعت سے وابستہ رہنا
اُٹھانا پڑے تجھ پہ جو کچھ مُصیبت

حذیفہ کسی فرقہ میں تو نہ ملنا
نہ ہو گر امام اور اس کی جماعت

ملا ہے امام اور جماعت ہمیں کو
ہماری ہی قسمت میں ہے یہ فضیلت

خدا نے چنا قادیاں کی زمیں کو
ازل سے اسی کے لئے تھی یہ نعمت

کہ احمد محمد کا فرزند اکمل
مُنوّر مزیّن بہ نُورِ نبوّت

زمانے کو بخشے اماں ان فتن سے
جو دنیا کو کرتے ہیں دن رات غارت

کہیں فقر و فاقہ کہیں سیل دریا
کہیں زلزلوں کی تباہی کی ہیبت

کہیں دردِ امراض مہلک مُسلّط
کہیں ظالموں پر ہے جابر حکومت

کہیں آتش جنگ کی شعلہ باری
کہیں قتل و غارت گری کی مُصیبت

نہ ہے قسمت انکی جو اس در پہ آئے
جہاں سایہ افگن ہے دنیات رحمت

جہاں نور عرفاں کا فیضان جاری
جہاں روح پرور ہے نُورِ ہدایت

یہ دارالشفا ہے یہ دارالاماں ہے
یہاں جان کو چین اور دل کو راحت

ہیں آنکھیں بھی ٹھنڈی کلیجے بھی ٹھنڈے
خدا کی طرف سے ہر وقت نصرت

جماعت کی تنظیم و شیرازہ بندی
درستیٔ اخلاق، تعلیم ملّت

خلافت سے وابستہ کر دی خدا نے
کہ مٹتی ہے کفر و عصیاں کی ظلمت

قفتہ زیر ناگہانی نہ سبے جا
وابستہ خود اسی سے نُورِ نبوت

خدا ہی کے ہاتھوں سے تشکیل پائی
خدا ہی نے بخشی ہے اس کو شرافت

بغاوت کا اس سے نہیں کوئی موقع
بجُز آنکہ منکر شود از نبوّت

نبوت سے احمدؑ کی منکر وہی ہیں
جلاتا ہے جن جن کو نورِ خلافت

خلافت سے وابستہ مومن بچیں گے
حذیفہ نے پہنچائی ہے یہ وصیت

خلافت کے سایہ میں آئے گی دُنیا
بتاتا ہے ہم کو یہ قصرِ خلافت

مبارک ہو دنیا کو یہ قصر عالی
یہیں سے تو نکلا ہے دریائے رحمت

جو نکلا ہے اس گھر سے چشمہ ہدیٰ کا
الٰہی وہ جاری رہے تا قیامت

ہے الہام وسّع مکانک کا منشا
بڑھاؤ مکاں بھی بڑھے جب جماعت

بفضل خدا آج دُنیا میں ہر سُو
پیامِ مسیحا ہے زیرِ اشاعت

جماعت کے بڑھنے سے لازم ہوئی بھی
بڑھے ذمّہ واری و بارِ امانت

بڑھے ساتھ ساتھ اس کے مہمان خانہ
یہی چاہتی ہے جماعت کی عظمت

خلیفہ کی ہو عمر و صحت زیادہ
بڑھے اس کا رتبہ بڑھے اسکی عزت

مدارج تقرب کے ہوں روز افزوں
مُنوّر ہو عرفاں سے اس کی جماعت

مبارک ہو اے خاندانِ نبوت
یہ محمود منزل یہ قصرِ امارت

خدا نے بنایا ہے معمار تم کو
تمہیں سونپ دی قصر دیں کی عمارت

خدا تم کو شاداں و آباد رکھے
خدا رکھے ابناءِ فارس سلامت

خلافت کی ہو شان تم سے دوبالا
تمہاری خلافت سے ہو زیب و زینت

خدا ہو تمہارا خدا کے ہو تم سب
چمکتا ہے تم سے نُورِ نبوّت

جماعت کی جانب سے اے میرے آقا
ہو مقبول سب کی مبارک سلامت

خبر لیجئے گوشۂ خستہ دل کی
پڑا ہے یہ قدموں میں حضرت سلامت

ذوالفقار علیخان

## اخبار احمدیہ

**چودھری نعمت خاں صاحب امرتسر میں** یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائیگی کہ جناب چودھری نعمت خاں صاحب جنھوں نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ دھرم سالہ سے تبدیل ہو کر امرتسر تشریف لے آئے ہیں۔ اس امر کا ذکر کرتا ہوا امرتسر کا مقامی اخبار وکیل (۱۸ر اکتوبر) رقمطراز ہے:۔

یہ ضلع امرتسر کی انتہائی خوش قسمتی ہے۔ کہ یہاں چودھری نعمت خاں صاحب آئی سیشن جج بہادر دھرم سالہ سے تبدیل ہو کر تشریف لائے ہیں۔ آپ نہایت نیک دل۔ فرشتہ سیرت اور خوش اخلاق افسر ہیں۔ جہاں جہاں آپ متعین رہے۔ اپنی انصاف پسندی اور ہمدردی خلائق کی وجہ سے بیحد ہر دلعزیز رہے۔

اس قابل قدر اور مناسب انتخاب کے لئے آنریبل سر شادی لال چیف جسٹس ہائی کورٹ پنجاب اہل امرتسر کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے امرتسر جیسے اہم مقام کو چودھری صاحب کے وسیع تجربے اور اعلیٰ قابلیت سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا۔ ہمیں واثق امید ہے۔ کہ اس نیک دل افسر کا وجود امرتسر کی پبلک کے لئے بیحد مفید ثابت ہوگا۔"

**ولادت** خاکسار کے گھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت اقدس کی دعا کی طفیل لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ اہل اللہ مولود کی صحت درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ اس سے قبل خاکسار کے چار پانچ بچے فوت ہو چکے ہیں۔ اب یہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خاکسار محمد صدیق احمدی گارڈ این۔ ڈبلیو ریلوے۔ وزیر آباد

**درخواست دُعا** خاکسار چند مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب ان سے مخلصی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبداللہ عفی اللہ عنہ لاہور (۲) مہاشہ فضل حسین صاحب مینیجر بکڈپو قادیان درد کان سے سخت تکلیف میں ہیں۔ اپریشن کرایا ہے۔ مگر ابھی تک کچھ افاقہ نہیں

(منشی عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان سے چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم سہ شنبہ قادیان دار الامان ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء

# خطبہ افتتاح احمدیہ مسجد لنڈن

یہ وہ بجری پیغام ہے۔ جو قریباً ایک ہزار الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طرف سے بر تقریب افتتاح احمدیہ مسجد لنڈن بھیجا گیا تھا (ایڈیٹر)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ جس نے ہم کمزوروں اور ناتوانوں کو سینکڑوں سالوں کی گہری نیند کے بعد پھر جاگنے کی توفیق دی۔ اور پھر یہ ہمت دی۔ کہ ہم اہل مغرب کے اس عظیم الشان احسان کے بدلہ میں جو ہماری غافل نیند کے عرصہ میں شمع علم کو بلند رکھ کر انہوں نے ہم پر اور باقی بنی نوع انسان پر کیا تھا۔ اس مقدس گھر کو ان کے سب سے بڑے مرکز میں بنا کر ان کے احسان کے بار گراں سے سبکدوش ہونے کی اپنی خواہش کا عملی ثبوت دیں۔ پھر میں صدر جلسہ کا خصوصاً اور باقی احباب کا عموماً اپنی طرف سے اور اپنی تمام جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے دور و نزدیک سے تشریف لاکر ہماری اس ناچیز سعی کی تکمیل کے موقع پر تعاون و ہمدردی کا ہاتھ بٹایا۔

اس کے بعد میں اس نادر موقع کو غنیمت جانتا ہوں۔ تمام حاضرین اور پھر پریس کے ذریعہ سے تمام دنیا کے لوگوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی پیدائش کی غرض کو سمجھیں اور اپنی مجموعی کوشش سے اس مقصد کے حصول کی طرف توجہ کریں۔ جس کے لئے دنیا کی بہترین ہستیوں نے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ میرے مخاطب خصوصیت کے ساتھ انگلستان کے لوگ اور پھر دوسرے اہل مغرب ہیں۔ جنھوں نے اپنے ملک کے روشن گوہروں کی یادگاروں سے اپنی سرزمین کو بھر دیا ہے میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ وہ خیر خواہان ملک جن کی یاد کو تازہ رکھتے ہیں۔ ان خدا کے مقدس نبیوں کے مقابلہ میں جھنوں نے دنیا کی بہتری کے لئے اپنے دل اور اپنی روح کو اس طرح پگھلا دیا۔ جس طرح آگ میں سیسہ پگھل جاتا ہے۔ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ پھر کیا افسوس کی بات نہیں۔ کہ اسوقت لوگ ان بزرگوں کی یادگار قائم رکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہ لوگ توحید۔ خدا کی محبت۔ روحانی پاکیزگی۔ اخلاق کی درستی۔ غرباء کی سچی ہمدردی۔ بنی نوع انسان کے حقوق کی نگہداشت۔ اتحاد۔ اور حقیقی مساوات کو دنیا میں قائم رکھنے کے لئے آئے تھے اور یہی وہ خوبیاں ہیں۔ جن کی طرف سے سخت غفلت برتی جا رہی ہے۔ اور یہی وہ بات ہے۔ جس کی طرف مسجد ہمیں بلاتی ہے مسجد کیا ہے؟ ایک اینٹوں یا پتھروں کی عمارت ہے۔ جس میں اور دوسری عمارتوں میں کوئی فرق نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا۔ یعنے کسی خاص مقام کی خصوصیت نہیں۔ سب دنیا ہی میرے لئے مسجد ہے۔ پس باوجود اس کے کہ سب دنیا ہی مسجد ہے۔ ایک خاص مقام کو منتخب کرنا درحقیقت انسان کے سوئے ہوئے جذبات کو جگانے کے لئے ہے یہ خاموش مگر باوقار گنبد انسانی زبان سے زیادہ فصاحت کے ساتھ ان باریک رشتوں کو جو انسان خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی بے دینی کی حالت کو پہنچ گیا ہو۔ اس کے اندر زندہ رہتے ہیں۔ ہلا دیتا ہے۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کی محبت کا رگ پیدا کر دیتا ہے۔ یہ عمارت زبان حال سے ان تمام پاکیزہ تعلیموں کو جو خدا تعالیٰ کے نبی دنیا میں لائے تھے۔ بیان کرتی ہے۔ یہ ان حقیقتوں کی جو نبیوں اور ان کے سچے پیروں سے زندہ ہوتی چلی آئی ہیں۔ ایک ہادی یادگار ہے۔ یہ خدائے واحد کی پرستش کی طرف بلاتی ہے۔ اُس خدا کی طرف جس نے ہمیں اور ہمارے باپ دادوں کو پیدا کیا۔ جو ہماری اور ہمارے باپ دادوں کی پرورش کر رہا ہے۔ اور جس کی طرف ہم اور ہمارے باپ دادے لوٹ کر جائینگے۔ وہ اکیلا خدا ہے۔ آسمان پر بھی اور زمین بھی۔ اوپر بلندیوں میں بھی اور نیچے پاتال میں بھی اس کی بادشاہت ہے۔ سب محبت کرنے والوں سے زیادہ محبت کرنیوالا سب محسنوں سے زیادہ محسن۔ جس کا رحم تو رحم ہے ہی۔ لیکن جس کی سزا بھی محبت پر اور شفقت سے لبریز ہوتی ہے۔ ہماری روح اس کے فضلوں کو دیکھ کر اس کے آستانہ پر گرتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ اے قدوس تیری بڑائی ہو۔ تیرا نام انسانوں کے دلوں میں بھی اسی طرح بلند ہو۔ جس طرح تیری وسیع قدرت کے مناظر میں بلند ہے۔

پھر مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے وقف ہونے کے سبب روحانی اور اخلاقی ترقیات کی طرف بلاتی ہے۔ جماعت اتحاد کی طرف۔ صفیں مساوات کی تعلیم کی طرف۔ امام نظام کے فوائد کی طرف۔ اور نماز کے آخر میں دائیں بائیں سلام پھیرنا دائیں بائیں سلامتی کی تعلیم پھیلانے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

غرض مسجد ان اعلیٰ تعلیمات کا ایک ظاہری نشان ہے۔ جو انبیاء دنیا میں لائے۔ ورنہ جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ مسلمانوں کو ان کے رسول نے یہی تعلیم دی ہے۔ کہ وہ سب دنیا کو ہی مسجد سمجھیں۔ یعنی ان اعلیٰ تعلیمات کو جو انبیاء کی طرف سے انہیں ملی ہیں۔ ایک خاص مکان کی چار دیواری میں ہی محدود نہ کریں بلکہ اپنے تمام معاملات میں ان کو ظاہر کریں۔ اور زندگی کے تمام شعبوں میں انکو مدنظر رکھیں۔ اور خدائے واحد کی محبت ان کے دلوں میں ہو۔ اس کے نام کی عظمت کے قائم کرنے کی فکر انہیں لگی رہے۔ اخلاقی درستی۔ حریت ضمیر۔ اتحاد۔ غریبوں کی خبرگیری۔ مساوات کے جذبات کو وہ اپنے دلوں میں بھی پیدا کریں اور دوسرے لوگوں کو بھی اس طرف بلائیں۔

انہی امور کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اور آپ کے اس مشن کو پورا کرنے کے لئے ہی احمدی جماعت کی طرف سے مغرب میں مبلغ بھیجے گئے ہیں۔ اور اسی مشن کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے ہی یہ مسجد بنائی گئی ہے۔

اس خدا کے گھر کی بنیاد اکتوبر ۱۹۲۴ء میں میں نے انہی مذکورہ بالا اعلیٰ تعلیمات کو رائج کرنے کے لئے رکھی تھی۔ جو نبیوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فداہ نفسی وروحی دنیا میں لائے تھے۔ ہمیں مسیحیت سے کوئی دشمنی نہیں۔ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا راستباز نبی اور ایک اولو العزم نبی مانتے ہیں۔ لیکن ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ آپ ہی کی پیشگوئیوں کے مطابق عرب میں بانیٔ اسلام اس آخری ہدایت نامہ کو لیکر مبعوث ہوئے۔ جو اب دنیا کے خاتمہ تک کے لئے ہدایت نامہ ہے۔ حتیٰ کہ اس زمانہ کے مصلح حضرت مسیح موعودؑ

بھی جو حضرت مسیح کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوئے ہیں۔ اسی ہدایت نامہ کی حقیقت کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے ۔

ہم لوگوں کا مقصد اس مرکز توحید میں بیٹھ کر محبت اور اخلاص کے ساتھ واحد خدا کی پرستش کا رائج کرنا اور اس کی محبت کو قائم کرنا ہوگا۔ ہم مذاہب سے منافرت اور تباغض کو دور کر کے تحقیق کی سچی روح کو پیدا کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اخلاق کی درستی اور ظلم کے مٹانے کی سعی کرینگے۔ آقا اور نوکر گورا اور کالے۔ مشرقی اور مغربی کے درمیان تعلقات اخلاص اور حقیقی مساوات جس میں جائز فوقیتوں کا تسلیم کرنا شامل ہوگا ہمارا مقصد ہوگا۔ اور ہم اس موقع پر مسیحی دنیا سے بھی التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ اسلام کو تعصب کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ بلکہ اس کے عیب نکالنے کی بجائے اس کی خوبیوں کی جستجو کرے۔ کیونکہ سچائی دوسرے کے عیوب نکالنے سے ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنی فوقیت ثابت کرنے سے ظاہر ہوتی ہے

اے بھائیو! دنیا شرک سے بھر گئی۔ خدا سے بے توجہی۔ کجی تباغض۔ قومی تنافر اور جماعتی کش مکشوں کی جولان گاہ ہو رہی ہے۔ پس ہر ایک جو خدا تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی غفلت سے بیدار ہو۔ اور خدا کے نام پر بنائے ہوئے گھروں کو بے دینی اور شقاق کا مرکز بنانے کی بجائے توحید اور اتحاد کا مرکز بنائے۔ آؤ ہم سب ملکر توحید کو جس پر سب کا اتفاق ہے۔ قائم کریں۔ ہم لوگوں کے اندر یہ روح پیدا ہو جائے۔ کہ وہ تعصب سے آزاد ہو کر جو سب سے بڑا بُت ہے۔ خدائے واحد کی دیانت داری سے جستجو کریں اور خواہ وہ کسی مذہب میں ہو اسے قبول کر لیں۔ ہم اس خدا کی طرف نہ جھکیں۔ جو ہمارے دماغوں نے پیدا کیا ہے۔ کیونکہ خواہ ہم اس کا نام کچھ رکھیں۔ وہ ایک بُت ہے۔ بلکہ اس خدا کی طرف جھکیں۔ کہ جو سب دنیا کا خالق ہے۔ جس کے جلوے دُنیا کے ہر ذرے میں نظر آتے ہیں۔ جو اپنی زندہ طاقتیں ہمیشہ اپنے مقدسوں کے ذریعہ سے ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور پھر اس مشرق و مغرب کے خدا پر ایمان لاتے ہوئے یہ کوشش کریں کہ دنیا میں امن و امان قائم ہو۔ ایک ملک کے اندرونی نظام میں بھی۔ اور مختلف ممالک کے درمیان بھی۔ ہماری بڑائی اس میں نہ ہو۔ کہ ہم اپنے مال اور طاقت کے ذریعہ سے لوگوں کو زیر کریں۔ نہ اس میں کہ ہم اپنے جتھے کے ذریعہ سے لوگوں کو ان کے حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ ہماری بڑائی کمزور پر رحم کرنے اور حقدار کو اس کا حق دینے میں ہی ہو۔

اے خدا! تیرا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ اور یہ مسجد تیرے نام کو بلند کرنے اور تیرے بندوں کے دلوں میں تیری سچی محبت اور اخلاص پیدا کرنے کا ایک بڑا مرکز ہو۔ آمین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

میرزا محمود احمد - امام جماعت احمدیہ

## ویدوں کا دائرہ اقتدار

پیروان وید کو جب ویدک تعلیم کے پرچار کی دھن سماتی ہے تو وہ بڑے زور کے ساتھ وید کی تعلیم کے عالمگیر ہونے کا ادعا کرتے ہیں۔ مگر واقعات و حالات بتاتے ہیں۔ کہ کل عالم تو کل عالم کل ہند بلکہ کل فرقہ ہائے ہنود میں بھی یہ تعلیم قابل قبول نہیں۔ یا قابل قبول نہیں رہی۔ اس خصوص میں معاصر حقیقت لکھنؤ (۱۵ اکتوبر) کا وہ نوٹ جو اس نے "سوراجیہ" سے بطریق اقتباس لیا ہے۔ گونا گوں دلچسپیوں کا موجب ہوگا۔

"لالہ لاجپت رائے اس فن میں ماہر ہیں۔ کہ کس طرح ہندوؤں کے جذبات کو مشتعل کریں۔ آپنے اب ایک نیا ہتھیار ایجاد کیا ہے۔ کہ آپ پنڈت موتی لال نہرو و دیگر اصحاب کے خلاف یوں نفرت پھیلائیں۔ کہ آپ جگہ بہ جگہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ پنڈت جی ویدوں سے منکر ہیں۔ ہم پنڈت جی کے اس مضمون پر خیالات سے ناواقف ہیں۔ لیکن ہم دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا ہر ہندو کے لئے ویدوں کا ماننا لازمی ہے۔ اگر سچ مچ یہی بات ہے۔ تو پھر جینیوں کیا بودھوں۔ سکھوں۔ دیو سماجیوں۔ برہم سماجیوں اور اور کئی گروہوں کو تو۔ پھر ہندو جماعت سے خارج کرنا ہوگا اور اگر وید ماننا ضروری شرط ہے۔ تو پھر سوال یہ پیدا ہوگا کہ جو صاحب اس ہتھیار کو استعمال کر رہے ہیں۔ وہ خود ویدوں پر کہاں تک اعتبار رکھتے ہیں۔

لالہ لاجپت رائے خود علانیہ ان کے الہامی ہونے سے انکار کر چکے ہیں۔ بھائی پرمانند کی بھی یہی پوزیشن ہے تو پھر یہ کیونکر ہندو کہلا سکتے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ جب اختلاف رائے ہو جاتا ہے۔ تو لوگ کیں ہتھیاروں پر اُتر آتے ہیں۔ اور وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ ان کا حشر کیا ہوگا"

اس نوٹ میں سکھوں کو بھی ہندوؤں میں شامل کر کے معاصر مذکور نے غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ظاہرہ و باہرہ ہے کہ سکھ ازم کے بانی مبانی حضرت گورو نانک علیہ الرحمۃ اسلامی عقائد کے پابند تھے۔ مگر قطع اس بات کے یہ امر اس سے بخوبی روشن و واضح ہو رہا ہے کہ جہاں ہندوؤں کے مختلف فرقے ویدک تعلیم کے جوئے سے اپنی گردنوں کو ہلکا کئے ہوئے ہیں۔ وہاں ہی ہندوؤں کے مشہور عالم ... اس سے منحرف ہی نہیں۔ بلکہ اس کے منجانب اللہ ہونے سے بھی انکاری ہیں ۔

## افکار و حوادث کی پریشانیاں

سالک افکار و حوادث کو کیا کہیں! راہ گم کردہ یا کچھ اور؟ بات کچھ بھی نہیں ہوتی۔ مگر وہ افکار و حوادث کی پریشانیوں میں اُلجھا ہوا یونہی بتنگڑ بناتا چلا جاتا ہے۔ احمدیہ مسجد لنڈن کے متعلق بالاتفاق اخبارات نے یہ بیان کیا۔ کہ امام مسجد لنڈن کے مفہوم کو غلط الفاظ میں ولایتی اخبار میں درج کیا گیا۔ چنانچہ زمیندار کے اوراق بھی اس خبر کے حامل ہیں۔ جس کا نتیجہ ہوتے ہوتے یہ نکلا۔ کہ امیر فیصل مجلس افتتاح کی صدارت سے رک گئے۔ مگر آپ ہیں۔ کہ اسی بنیاد پر اپنی ساری عمارت کو اٹھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور بہ تغیر الفاظ بار بار اسے پیش کر رہے ہیں۔ اور پھر غضب یہ ہے۔ کہ اسی بات کی جب مثال عہد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعات سے پیش کی جاتی ہے۔ تو اسے سچ بھی مان لیتے ہیں۔ اور اندھیر یہ کہ اسے سچ مان کر توجیہات کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور ظلم یہ کہ توجیہات کی جب غلطی و درستی ظاہر کی جاتی ہے۔ تو "پنبہ در گوش"۔ کیا یہ اور اسی قماش و خیال کے لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ احمدیہ مسجد لنڈن پر بھی ہم ایسی تختی آویزاں کر دیں جیسی ان لوگوں نے یہاں ہندوستان میں مختلف مساجد کے دروازوں پر کر رکھی ہیں۔ کہ یہ مسجد بیگم شاہی حنفیوں کی ہے۔ شیعہ۔ وہابی اس میں داخل نہ ہوں۔ یہ مسجد سلفیوں کی ہے۔ مرزائی اس میں نہ در آئیں۔ یہ مسجد شیعوں کی ہے۔ سُنی اور وہابی اس میں نہ گھسیں۔ وقس علےٰ ھذا الباقی۔ اگر یہی خواہش ہے۔ تو ان لوگوں کی تنگ ظرفی پر سر پیٹ لینا چاہیئے۔ یہ تنگ ظرفی اسلامی رواداری کے سراسر منافی ہے۔ مسجد کے متعلق جو اعلان کیا گیا۔ اس سے تو یہ مقصد تھا۔ کہ اس دارالتبلیغ کے دروازے ہر قوم اور ہر طبقے کے لئے کھلے ہیں۔ جو چاہے آئے۔ اور ہدایت پائے یہاں نہ تو یسوع کی طرح یہ کہا جائے گا۔ کہ میں اپنے موتی "کتوں اور سوروں" کے آگے نہیں ڈالتا۔ نہ یہودیوں کی مانند خدا کے تمام فضلوں کا وارث صرف بنی اسرائیل کو بتایا جائیگا نہ ہندوؤں کی طرح اچھوت یا چھوت کا سوال ہوگا۔ بلکہ اسلام کا دروازہ تمام اقوام عالم کے لئے کھلا ہے۔ جو چاہے اسکے ذریعہ۔ لوائے توحید کے نیچے آسکتا ہے ۔

# کیا موجودہ بائبل خالص خدا کا کلام ہے

یہ یقینی اور قطعی امر ہے۔ کہ ہر ایک وہ کتاب جس کے متعلق اس کے پیرو دعویٰ کریں۔ کہ وہ خدا کا کلام ہے ہر قسم کے سہو و خطا سے پاک ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح یہ مسلّم ہے۔ کہ خدا کی ذات خطاء و نسیان سے منزّہ ہے اسی طرح اس کا کلام اور الہام بھی غلطیوں سے پاک اور مبرّہ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر خدا کے کلام میں بھی سقم و اغلاط تسلیم کئے جائیں۔ تو ایسی حالت میں خدا اور انسان کے کلام میں کچھ بھی مابہ الامتیاز نہ رہے گا۔ اس لئے ہر ایک خدا پرست اور عقل و فہم رکھنے والا شخص یہی کہے گا۔ کہ جس طرح خدا کی ذات منزّہ عن الخطا ہے۔ ویسے ہی اس کا کلام اور الہام بھی سہو و خطا سے مبرّہ ہونا چاہیئے۔ اور یہ حقیقت ثابتہ ہے۔ اور جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ اس اصول کا کوئی بھی خدا پرست انکار نہ کریگا۔ خواہ وہ آریہ ہو یا سناتنی مسلمان ہو یا مسیحی۔ پس جب یہ ثابت ہو گیا کہ الہامی کلام وہی ہو سکتی ہے۔ جو خطا سے پاک اور اغلاط سے مبرّا ہو۔ تو اب ہم یہ دیکھینگے کہ ہمارے مسیحی دوستوں کی موجودہ بائبل کیا اس معیار مسلّمہ پر پوری اترتی ہے۔ سو اس کے متعلق جہاں تک ہم نے غور و فکر کیا ہے۔ ہم اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ برادران مسیحی کی موجودہ بائبل ہرگز ہرگز اس کسوٹی پر پوری نہیں اترتی۔ کیونکہ اس میں بکثرت ایسی باتیں نظر آتی ہیں۔ جو واقعات اور شواہد کے صریح خلاف اور قطعی غلط بلکہ اغلاط ہے۔ مثال کے طور پر ہم ایک دو باتیں عرض کرتے ہیں۔ مقدس مرقس اپنی تصنیف کے باب ۲ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"اور ایسا ہوا۔ کہ وہ (مسیح) سبت کے دن کھیتوں میں ہو کر جا رہا تھا۔ اور اس کے شاگرد راہ میں چلتے ہوئے بالیں توڑنے لگے۔ اور فریسیوں نے اس سے کہا۔ دیکھ یہ سبت کے دن وہ کام کیوں کرتے ہیں۔ جو روا نہیں؟ اس نے ان سے کہا۔ کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا۔ کہ داؤد نے کیا کیا۔ جب اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ضرورت ہوئی اور وہ بھوکے ہوئے؟ وہ (داؤد) کیونکر سردار کاہن ابیاتر کے عہد میں خدا کے گھر میں گیا۔ اور نذر کی روٹیاں کھائیں۔ جن کا کھانا کاہنوں کے سوا اور کسی کو روا نہیں الخ"

(انجیل مرقس ۲/۲۳ تا ۲۶)

اس وقت ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ جناب یسوع کا الزامی جواب کہاں تک انہیں اور ان کے حواریوں کو حق بجانب ٹھہراتا ہے۔ بلکہ اس وقت ہم نے بائبل کی ایک دو فاش غلطیوں کو ظاہر کرنا ہے۔ جن میں سے ایک مندرجہ بالا عبارت کے خط کشیدہ الفاظ میں موجود ہے۔ یعنی اس وقت ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ جب حضرت داؤد اور ان کے ساتھیوں کو بھوک لگی۔ تو وہ سردار کاہن ابیاتر کے وقت میں خدا کے گھر گئے۔ اور نذر کی روٹیاں کھائیں یا ان کو کھلانے والا ابیاتر کے سوا کوئی اور سردار کاہن تھا۔ سو اس کے لئے ہمیں پرانے عہد نامے کی کتاب اسموئیل کا اکیسواں باب دیکھنا چاہیئے۔ جس میں کہ داؤد کی بھوک اور نذر کی روٹیاں کھانے کا مفصل حال تحریر ہے۔ لکھا ہے۔ کہ:۔

"اور وہ داؤد نوب میں اخیملک کاہن کے پاس آیا اور اخیملک داؤد کے آنے سے ڈرا۔ اور اس سے کہا تو کیوں تنہا ہے۔ اور تیرے ساتھ کوئی مرد نہیں؟ سو داؤد نے اخیملک کاہن کو کہا۔ کہ بادشاہ نے مجھے ایک کام کرنے کا حکم دیا۔ اور مجھے فرمایا ہے۔ کہ یہ کام جس کے لئے میں نے تجھے بھیجا ہے۔ کسی شخص پر ظاہر نہ ہو۔ اور چاکروں کو میں نے فلانی فلانی جگہ بٹھا دیا ہے پر اب تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ پانچ گردے روٹیوں کے یا جو کچھ موجود ہو میرے ہاتھ میں دے۔ . . . سو کاہن نے مقدس روٹی اس کو دی الخ"

(اسموئیل باب ۲۱ ورس ۱ تا ۶)

اس عبارت کے پڑھنے سے کیا معلوم ہوا؟ یہی کہ داؤد نے بھوک مٹانے کے لئے سردار کاہن اخی ملک سے روٹی مانگی تھی۔ اور اسی سے خدا کے گھر میں داخل ہو کر باتیں کیں نہ کہ "سردار کاہن ابیاتر" سے۔

پس جب اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ اس وقت جب کہ خدا کے گھر میں حضرت داؤد داخل ہوئے۔ تو ان کی ملاقات اور گفتگو سردار کاہن اخی ملک سے ہوئی۔ اور اس سے نذر کی روٹی لے کر کھائی۔ تو ایسی حالت میں جناب یسوع کا یہ کہنا یا حضرت مرقس کا اسے بقول مسیحی پاک روح کے الہام سے لکھنا کیونکر صحیح باور کیا جاوے کہ:۔

"وہ (داؤد) سردار کاہن ابیاتر کے عہد میں خدا کے گھر میں گیا۔ اور نذر کی روٹیاں کھائیں"

کیا جناب یسوع کا ایسا کہنا یا حضرت مرقس کا اسے تحریر میں لانا ایک خاص غلطی نہیں؟ جب پرانا عہد نامہ واضح طور پر ہمیں بتاتا ہے۔ کہ حضرت داؤد نے سردار کاہن اخی ملک سے روٹی مانگ کر کھائی۔ تو اس کے برخلاف یہ کیونکر باور کر لیا جائے۔ کہ حضرت داؤد نے اخی ملک سے نہیں بلکہ ابیاتر سے مانگ کر روٹی کھائی۔ پس جناب یسوع اور ان کے مقلد مرقس کا یہ بیان امر واقعہ کے صریح خلاف ہونے کے باعث اس قابل نہیں کہ ہم اسے الہامی اور خدائی کلام تسلیم کریں۔ کیونکہ الہامی کلام وہی ہو سکتا ہے۔ جس میں کسی قسم کی غلطی اور خطاء نہ پائی جاوے۔ لیکن چونکہ حضرت یسوع ناصری اور ان کے حواری مرقس کا یہ بیان غلط ثابت ہوا۔ اس لئے مرقس نہ تو کوئی الہامی شخص ٹھہرتا ہے اور نہ ہی اس کی انجیل خدا کا کلام۔

اس موقعہ پر اگر کوئی یہ کہے۔ کہ ابیاتر بھی تو اخی ملک کا بیٹا ہی تھا۔ جیسا کہ اسموئیل باب ۲۲ آیت ۶-۹ سے ظاہر ہے تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس جگہ یہ سوال نہیں کہ ابیاتر اخی ملک کا بیٹا ہے یا نہیں یا وہ اس زمانہ میں بھی کاہن تھا یا اخی ملک کے قتل ہونے کے بعد داؤد نے اسے کاہن کے خطاب سے مخاطب کیا۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے۔ کہ حضرت داؤد کس کے وقت خدا کے گھر میں داخل ہوئے۔ اور بھوک مٹانے کیلئے انہوں نے ابیاتر سے روٹی مانگی یا اخی ملک سے؟ اگر یہ مان بھی لیا جاوے حالانکہ اس کا ثبوت کوئی نہیں کہ اس زمانہ میں اس معبد کا اخی ملک کا بیٹا ابیاتر بھی کاہن تھا۔ تو اس سے یہ کہاں لازم آیا کہ وہ سردار کاہن بھی تھا۔ اور اس سے داؤد نے روٹی مانگ کر کھائی۔ یہ تو ہم تب مانیں۔ جبکہ ہمیں کتاب مقدس سے نکال کر دکھایا جاوے۔ کہ جس وقت حضرت داؤد خدا کے گھر میں داخل ہوئے۔ اس وقت ابیاتر کا عہد (ڈیوٹی) تھا۔ اور انہوں نے اسی سے باتیں کیں۔ اور اسی سے روٹی لے کر بھوک مٹائی لیکن ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ ایسا کوئی بھی حوالہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس سے یہ امر واضح ہو۔ کہ داؤد خدا کے گھر میں اس وقت داخل ہوئے۔ جب ابیاتر کا وقت تھا یا اسی سے روٹی مانگی اور کھائی۔ پس یہ تاویل بعید قابل تسلیم نہیں۔

یہاں تک تو ہم نے نئے عہد نامہ کی ایک خاص غلطی کا ذکر کیا۔ اب لگے ہاتھ پرانے عہد نامہ کی بھی ایک اسی قسم کی صریح غلطی کا حال ظاہر کرتے ہیں۔ سموئیل ۱ باب ۲۲ ورس ۲۰-۲۱ میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"اخیطوب کے بیٹے اخی ملک کے بیٹوں میں سے ایک شخص جس کا نام ابیاتر تھا۔ بچ نکلا اور داؤد کی طرف بھاگ گیا۔"

ان الفاظ کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ ابیاتر اخی ملک کا بیٹا تھا۔ اور اس طرح سموئیل ۱ باب ۲۳ ورس ۶ سے بھی اس امر کی شہادت ملتی ہے۔ کہ ابیاتر اخی ملک کا بیٹا تھا جیسا کہ ذیل کے الفاظ سے ظاہر ہے:۔

"اور ایسا ہوا۔ کہ جب اخی ملک کا بیٹا ابیاتر بھاگ کر قعیلہ میں داؤد پاس گیا۔ تو اس کے ہاتھ میں ایک افود تھا جسے وہ لے گیا تھا۔"

محولہ بالا عبارات کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابیاتر اخی ملک کاہن کا بیٹا تھا۔ جو کہ ہے بھی درست۔ مگر اب ذرا پرانے عہد نامہ کی ایک دوسری کتاب کے مندرجہ ذیل الفاظ کا مطالعہ کیجئے۔ معاملہ برعکس نظر آئے گا۔ کتاب تواریخ ۱ باب ۲۴ درس ۶ میں لکھا ہے کہ:-

"اور سمعیاہ کاتب نے جو نتنیل کا بیٹا اور لاوی لوگوں میں سے ایک تھا۔ ان کے ناموں کو بادشاہ کے آگے اور امیروں کے اور صدوق کاہن کے اور اخی ملک بن ابیاتر کے اور کاہنوں اور لاویوں کے آبائی سرداروں کے آگے چٹھی پر لکھا۔ انتہیٰ"

اسی طرح بائبل مطبوعہ مرزاپور میں کتاب تواریخ ۱ باب ۱۸ درس ۱۶ بھی دیکھئے۔ جہاں اخی ملک کو ابیاتر کا بیٹا ہی لکھا ہے۔

اب موجودہ بائبل کو منزہ عن الخطا ماننے والے مسیحی دوست بتلائیں تو سہی کہ ان متضاد باتوں میں سے کونسی صحیح اور درست ہے۔ اور کونسی نادرست اور غلط۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ایک ہی وقت میں حضرت داؤد سے خدا کے گھر میں داخل ہوکر جس حالت میں وقت کاہن سے باتیں کیں۔ اور اس سے لے کر روٹیاں کھائیں۔ وہ ابیاتر بھی تھا اور اخی ملک بھی۔ یا تو وہ اخی ملک تھا یا ابیاتر۔ ابیاتر کہہ نہیں سکتے۔ کیونکہ حضرت داؤد کی ہم عہد کتاب سموئیل ۲۱ اس کے خلاف بیان کرتی ہے۔ اور اگر اس وقت داؤد کی ملاقات اخی ملک سے مانیں۔ تو مرقس کی انجیل بے اعتبار اور پرخطا ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح ابیاتر کو اخی ملک کا بیٹا سمجھیں جیسا کہ سموئیل ۲۲ سے ظاہر ہے۔ تو کتاب تواریخ ۱ کا اعتبار کھویا جاتا ہے۔ اور اگر تواریخ ۱ کا قول درست سمجھا جائے۔ تو سموئیل ۲ کی بے اعتباری عیاں ہے۔ اور اگر ان دونوں تواریخ اور سموئیل ۲ کی کتاب کا بیان صحیح مانا جائے۔ تو یہ محال ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ابیاتر اخی ملک کا بیٹا بھی ہو۔ اور باپ بھی۔ پس جب یہ ممکن ہی نہیں ہے تو کس طرح ہم مان لیں۔ کہ وہ کتاب جس میں اس قسم کی صریح اور فاش غلطیاں پائی جاتی ہیں الہامی اور خدا کا کلام ہے۔

امید ہے کہ اصحاب تثلیث اس گتھی کو سلجھانے کی ضرور کوشش کریں گے۔ لیکن ہم اتنا بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح ایک تین اور تین ایک کا گورکھ دھندا انسانی فہم سے بالا ہے۔ اسی طرح اور لاریب اسی طرح موجودہ بائبل کو منزہ عن الخطا مانتے ہوئے اس الجھن کا سلجھانا بھی آدمی کی عقل سے قطعی بالا ہے۔

(فضل حسین احمدی مہاجر۔ قادیان)

---

## حضرت حاجی حافظ احمد اللہ صاحب مہاجر رضی اللہ عنہ

ناظرین گذشتہ پرچہ میں یہ خبر پڑھ چکے ہوں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص پرانے صحابی حضرت حاجی حافظ احمد اللہ خان صاحب مہاجر فوت ہو گئے ہیں۔ حافظ صاحب مرحوم بہت خلوت پسند گوشہ نشین آدمی تھے۔ اس لئے بہت کم لوگ آپ سے واقف ہوں گے۔ چونکہ میرا آنا جانا حافظ صاحب کے پاس بہت تھا۔ اس لئے آپ کے سوانحات زندگی جو مجھے معلوم ہیں۔ مختصراً عرض کرتا ہوں آپ رہنے والے ضلع ناگپور صوبجات متوسط کے تھے۔ آپ سولہ سترہ سال کے تھے جب گھر سے نکلے۔ اس وقت آپ انگریزی سکول کی شاید دسویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ گھر سے نکل کر آپ مکہ شریف چلے گئے۔ وہاں آپ نے سکونت اختیار کر لی اور متواتر کئی سال تک مکہ شریف میں مقیم رہے مکہ ہی میں آپ نے ایک عرب عورت سے شادی کی۔ جس سے کئی بچے ہوئے۔ مگر وہ سب صغر سنی میں فوت ہو گئے۔ مکہ شریف میں آپ اچار وغیرہ کی دکان کرتے تھے۔

جب مولوی نذیر حسین محدث دہلوی عرف شیخ الکل حج کرنے مکہ تشریف لے گئے۔ تو وہاں کی حنفی حکومت نے ان کو وہابی ہونے کی وجہ سے گرفتار کر لیا۔ چونکہ حافظ صاحب مرحوم بھی اہلحدیث خیال کے تھے۔ اس لئے مولوی نذیر حسین صاحب کے ساتھ حکومت نے ان کو بھی قید کر لیا۔ رہا ہونے کے بعد حافظ صاحب مرحوم ہندوستان چلے آئے۔ اور سرحد کی طرف چلے گئے۔ وہاں جا کر آپ حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے فرقہ مجاہدین میں شامل ہو گئے۔ اور عرصہ تک ان میں رہے۔ پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چرچا ہوا اور آپ کو حضرت صاحب کی خبر پہنچی تو ۱۸۹۳ء میں آپ قادیان آئے۔ اس وقت غالباً کتاب آئینہ کمالات اسلام چھپ رہی تھی۔ حضرت استاذی المکرم قبلہ پیر منظور محمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حافظ احمد اللہ صاحب مجھ سے دو تین سال پہلے قادیان میں آئے تھے۔ اس زمانے میں حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم۔ پیر صاحب قبلہ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تینوں مع اہل و عیال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں رہتے تھے۔ جس میں کہ خود حضرت صاحب بھی رہتے تھے۔ آپ نے کئی حج کئے۔ اور ایک حج حضرت مسیح موعود کی طرف سے بھی کیا۔ مکہ شریف کی اقامت کے دنوں میں آپ نے قرآن شریف حفظ کیا۔ آپ عربی زبان اچھی طرح جانتے اور سمجھتے تھے۔ احادیث و فقہ وغیرہ کے بھی اچھے واقف تھے۔ عربی کتب لغات کے آپ بہت شوقین تھے۔ لغات کی کتابیں اکثر آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کو قرآن شریف کے درس و تدریس کا بے حد شوق تھا۔ درس قرآن کی مجالس میں خاص اہتمام کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے کتابوں کا ایک مختصر ذخیرہ چھوڑا ہے جس میں حضرت مسیح موعود کی تقریباً ساری کتابوں کا ایک ایک نسخہ بھی ہے الفضل و تشحیذ الاذہان وغیرہ کے مکمل فائل۔ بخاری۔ مسلم۔ موطا۔ صراح۔ قاموس۔ منجد وغیرہ بہت سی قیمتی کتب چھوڑی ہیں۔ ابتداء میں کچھ عرصہ آپ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں مدرس بھی رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی استادی کا بھی شرف حاصل تھا۔ یعنی بچپن میں حضرت خلیفۃ المسیح کو آپ نے قرآن شریف پڑھایا ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ جب میں نے میاں صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی) کا قرآن ختم کرایا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے ڈیڑھ سو روپے دیئے۔ اور میری تحریک سے حضرت صاحب نے محمود کی آمین لکھی۔

آپ نے کئی شادیاں کیں۔ لیکن اس وقت آپ کی نرینہ اولاد کوئی نہیں۔ صرف ایک صاحبزادی چھوڑی ہے۔ جو استاذنا المکرم حضرت علامہ مصری کی زوجیت میں ہیں۔ اور جو سیدنا المکرم حضرت میاں بشیر احمد صاحب دام فیضہ کی رضاعی بہن ہیں۔ آپ کی عمر اس وقت ۰۷ سال کے قریب تھی۔ آپ کا انتقال ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء بروز جمعہ ہوا۔

(خاکسار حافظ سلیم احمد خاں اٹاوی قادیان)

---

## مستری ابراہیم صاحب مرحوم

میرے بڑے بھائی صاحب مستری ابراہیم معمار احمدی ۱۹ ماہ حال کو قریباً دو بجے دوپہر ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنے سندلی کے اوپر روشندان بند کرنے کیلئے چڑھے تو نیچے سے سندلی نکل گئی۔ اور پتھر کے فرش پر سر کے بل گر پڑے اور دماغ پھٹ کر اپنی جان دے دی۔ مرحوم بڑے مخلص احمدی تھے۔ چندوں میں سب مقامی احمدیوں سے آگے بڑھ کر رہتے تھے۔ اور جو بھی تحریک ہوتی تھی اسمیں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ اپنے چندہ خاص میں اپنے ذمہ جو رقم تھی۔ وہ بھی ادا کر چکے۔ ان کو تین ماہ متواتر تنخواہ نہیں ملی تھی۔ سیکرٹری صاحب کا بیان ہے۔ کہ میں نے ان سے ماہوار چندہ کا مطالبہ کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ جناب مجھے تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی تنخواہ ملنے پر ادا کروں گا۔ سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ دوسرے روز مستری صاحب نے تین ماہ کا چندہ مجھ کو لا کر دیا۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ کل تو آپ کہتے تھے کہ مجھے تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ آج کہاں سے روپیہ آ گیا تو وہ کہنے لگے۔ کہ میرے پاس انگوٹھی تھی۔ میں نے وہ رہن رکھ کر چندہ ادا کر دیا۔

# احمدیت پہاڑوں اور جنگلوں میں

نام نہاد حقیقت سے دور علماء اسلام۔ علمبرداران تثلیث پادری۔ بغض و تعصب کے پتلے آریہ مہاشے اس وقت پھبتیاں اڑاتے تھے۔ جس وقت خلاق جہاں نے اپنے مرسل سے یہ وعدہ فرمایا تھا "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" زور لگانے والوں نے زور لگایا۔ لیکن وہ الفاظ جو ایک نحیف انسان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمائے تھے۔ وہ پورے ہوئے اور بڑی شان سے پورے ہوئے۔ اور باوجود اشد ترین مخالفت کے احمدیت دنیا کے ہر کنارے پر پہنچ گئی۔ وہ بگل جو ایک معمولی سے گاؤں میں بجا تھا۔ اس نے جنگلوں کو ہلا دیا۔ پہاڑوں پر ہلچل مچا دی۔ سوکھے ہوئے چشموں میں روانی پیدا کر دی۔ خزاں دیدہ پودوں کو سرسبز و شاداب بنا دیا۔ اور وہ جگہ جہاں انسانیت بھی مکمل طور پر نہیں پہنچی۔ خدا کے مرسل کا نام پہنچ گیا۔

دنیا کے اجہل ترین حصوں میں ایک افغانستان ہے جو حیا سوز اور ننگ انسانیت سلوک عاجز اور امن پسند احمدیوں کے ساتھ وہاں کیا گیا۔ اس کی مثال غیر ممکن ہے کہ کہیں مل سکے۔ احمدیوں کا خون کابل کی سنگلاخ زمین میں بہا تھا۔ مگر وہ خون ضائع نہیں گیا۔ بلکہ ایسے اشجار کی اس نے آبپاشی کی۔ جن کے اثمار انشاء اللہ تعالیٰ آنے والی نسلیں کھائیں گی۔ وہ دن دور نہیں کہ گھروں سے نکالے ہوئے بےکس و لاچار احمدی اپنی بیوی بچوں سے جدا کئے ہوئے خدا کے بندے۔ ماؤں سے چھینے ہوئے سپوت غریب الوطنی میں عزیز و اقارب کی یاد میں تڑپنے والے مومن اپنے صبر کا پھل اسی دنیا میں پائیں۔ وہ خدا کی رحمت کے دروازے تجسس آمیز نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور سرد آہوں کے ساتھ ان اللہ مع الصابرین کا ورد ان کی زبانوں پر ہے۔

میں جس علاقہ میں ایک کام کے لئے آیا ہوں۔ وہ ہے تو گورنمنٹ کے ماتحت۔ مگر جب وہ چند سال پہلے افغانستان کے ساتھ ملحق تھا۔ تو سارے علاقہ کابل میں جاہل ترین علاقہ خیال کیا جاتا تھا۔ جہاں کے لوگوں میں تہذیب نام کو نہ تھی۔ انسان کو موت کے گھاٹ اتار دینا ان کے ہاں معمولی بات تھی۔ پہلا سبق جو بچے کو ماں دیتی ہے۔ وہ یہ ہوتا ہے کہ تم نے فلاں فلاں سے بدلہ لینا ہے۔ چلتے مسافروں کا سر تن سے جدا کر دینا ان کے ہاں بھیڑ کا ایک سینگ کسی قیمتی جان کو زمین پر تڑپتا دیکھنا ان کے لئے ایک دل خوش کن منظر۔ مذہب کے معاملہ میں اتنے اکھڑ کہ اپنے ضمیر کے خلاف معقول یا غیر معقول نہایت معمولی سی بات بھی سننے کے لئے ناتیار۔ دین کے معاملہ میں ان پر اعتراض کا جواب بندوق کا فائر ہے۔ تعلیم کا تو کیا کہنا کئی لاکھ لوگوں میں شاید دو گریجوایٹ ہوں۔ وہ بھی شاید ہی ہوں تھوڑی دیر کی بات ہے۔ کہ میں ایک دن ایک حکیم صاحب کے مکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور حکیم صاحب کہیں بازار کام کو گئے ہوئے تھے۔ ایک شخص جلدی سے آیا۔ اور بازو سے کپڑا اٹھا کر (جس طرح نبض دکھلاتے ہیں) مجھ سے کہنے لگا "دو کیا ہسپتال تم ہو" میں نے کہا۔ "ہسپتال صاحب بازار گئے ہیں" ابھی تک باوجود تیس سال سے انگریزی شفا خانہ کے ان میں موجود ہونے کے ان لوگوں کو ہسپتال اور ڈاکٹر میں فرق معلوم نہیں۔ حالانکہ قریباً ہر شخص کو کئی بار ہسپتال جانے کا موقعہ ملا ہوگا۔ پھر ایک دفعہ کی بات ہے۔ کہ ایک مریض آیا۔ جو پیٹ درد سے بےچین تھا۔ حکیم صاحب نے اسے فوراً لٹا دیا اور تھاٹسس کوپ (جو ایک ڈاکٹری آلہ سینے کی خرابی وغیرہ اور دل کی حرکت معلوم کرنے کے لئے ہوتا ہے) کا منہ اس کے پیٹ پر رکھ دیا۔ اور نالیاں کانوں میں لگا لیں۔ دو منٹ بھی نہیں گذرے ہونگے۔ کہ مریض اٹھ بیٹھا۔ اور کہنے لگا بھلا کبھی ممکن تھا۔ کہ بجلی سے آرام نہ آتا۔ میں نے پہلے ہی اپنے ساتھی کو کہا تھا۔ کہ سوائے ٹیلی فون کے مجھے آرام نہیں آنا۔" (خدا جانے ٹیلی فون کا نام کہاں سے اس نے سن لیا تھا) کئی دفعہ حکیم صاحب مریضوں کی نصف بیماری اس تھاٹسکوپ سے دور کر دیتے تھے۔ لیکن خدا کی شان ہے۔ ایسے اکھڑ اور ضدی لوگوں میں بھی احمدیت پھیل گئی ہے۔ اور پھیل رہی ہے شام کے وقت ہمارے احباب قرآن شریف کا درس ایک بھائی سے سنتے ہیں۔ ٹمٹماتا ہوا۔ پرانے وقتوں کا چراغ زمین پر چٹائیوں کی سادگی۔ پیاری پیاری ڈاڑھیوں والے نورانی چہروں کو محویت۔ ہر اس دل پر جو اپنے اندر تھوڑی سی بھی سعادت رکھتا ہے۔ عمیق ترین اثر کرتی ہے اور قرآن سے وہ حقائق بیان ہوتے ہیں۔ کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ واقعی ہی اسلام ثریا پر جا چکا تھا۔ جسے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے۔ اللہ کتنی بڑی قدرتوں کا مالک ہے۔ کہاں قادیان کہاں یہ جگہ۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ فاصلہ دنیا کے سب کونوں سے دور ہے اس لئے کہ بحیرہ منجمد شمالی اور جنوبی کے اسکیمو لوگوں میں افریقہ کے حبشیوں میں احمدیت کا نام پہنچانا یہاں سے آسان ہے۔ لیکن یہاں نام لینا بھی وہ جرم ہے۔ جس کی سزا دنیا کی سب سزاؤں سے زیادہ عبرتناک ہے۔ خدا کی رحمت ہو ان مثیل صحابہ پر جن کو نشانہ ظلم تو بنایا جاتا ہے۔ مگر وہ امانت جو ان کو مسیح موعودؑ کی طرف سے ملی ہے۔ اس میں خیانت نہیں کرتے۔ اور صداقت کی تبلیغ میں دنیا کی کسی طاقت کی پرواہ نہیں کرتے۔ بس یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے لئے جنت کے دروازے خدا کے فضل سے کھلے ہیں۔ کابل یہاں سے بالکل تھوڑی سی دور ہے۔ چھ سات میل سے اس کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ کئی بیچارے یکیں وہاں سے اس لئے نکالے ہوئے ہیں کہ انہوں نے خدا کے مامور کی احکام کی ادائیگی کے لئے اپنی جانوں اپنے مالوں۔ عزیز و اقارب کو وقف کر دیا ہے۔ ان کے آبا و اجداد کی گاڑھے پسینے سے کمائی ہوئی جائداد سے اغیار فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور وہ جلاوطنی میں روٹی کے محتاج ہیں۔ باوجود اس بات کے یہ لوگ تبلیغ احمدیت میں جو اسلام کی حقیقی اور صاف تصویر ہے ہمہ تن مصروف ہیں۔ تھوڑے عرصے کا واقعہ ہے۔ یہاں ایک نوجوان پٹھان ہمارے احباب کے زیر تبلیغ تھا۔ اس کی آنکھوں میں کوئی ناقابل علاج نقص تھا۔ کسی نے اسے مشورہ دیا۔ کہ وہ سخی کے مزار پرست ماننے جائے۔ اس کی آنکھیں درست ہو جاویں گی (سخی کا مزار ترکستان میں ہے) بیچارہ چند ساتھیوں کے ساتھ وہاں روانہ ہو گیا۔ لیکن وہ آنکھیں جو ترکستان سے روشنی حاصل کرنے گئی تھیں۔ ویسی کی ویسی آ گئیں۔ جب وہ واپس آیا۔ ہمارے احباب نے اس سے راستے کے حالات پوچھے۔ وہ کہنے لگا کہ اور تو کوئی خاص واقع نہیں ہوا۔ ہاں ایک واقعہ آپ لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔ گوش گذار کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب ہم ترکستان جا رہے تھے۔ کابل کے بالکل قریب ہم کو راستے میں رات ہو گئی جان کے خطرے کی وجہ سے ہم سڑک کے ایک کنارے پر پڑ کر سو رہے۔ صبح جب میں اذان کے وقت جاگا تو میرے منہ کو نکلا۔ "واہ واہ سخی کی بچے" ابھی یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ میرے قریب سے ہی جواب آیا۔ "واہ واہ سوہنے کی بچے" "یا مسیح کی بچے" اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ تھوڑا تھوڑا اندھیرا تھا۔ میں نے اچھی طرح جو دیکھا۔ تو میرے پاس ہی ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ سلام دعا کے بعد اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ کہاں جا رہے ہو۔ میں نے کہا۔ کہ آنکھوں کے لئے سخی کے مزار پر منت ماننے جا رہا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہاں ضرور اچھے ہو جاؤ گے جب میں اپنی بات ختم کر چکا۔ تو اس نے آہ بھر کر کہا کہ افسوس آنے والا تو ہندوستان میں آ چکا۔ مگر تم خواب غفلت میں سو رہے ہو۔ اب کیوں مزاروں پر جاتے ہو۔ قادیان جاؤ۔ وہاں تمہاری روحانی آنکھوں کا علاج ہوگا۔ اور شاید دعا اور دوا سے تمہاری جسمانی آنکھیں بھی اچھی ہو جائیں۔ بس اس کے سوا اور کوئی بات نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہم اسی وقت چل دئے تھے۔

ہمارے احباب نے اس سفید ریش کے لباس اور وضع قطع کے متعلق پوچھا۔ جب اس نے مفصل بتایا۔ تو جوابوں سے پتہ لگا کہ وہ تبلیغ کرنے والے شہید احمدیت کے بزرگوار تھے۔

سبحان اللہ! وہ نحیف شخص جس کا نوجوان عالم عزیز حال ہی میں کابل میں ظلم کی دیوی کے سامنے بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ وہ سڑکوں پر رات اور صبح دیوانہ وار تبلیغ کر رہا ہے۔ وہ عمر رسیدہ بزرگ جو حال ہی میں دل پر ایک گہری چوٹ کھا چکا ہے۔ اپنے سینہ میں تبلیغ کا جوش وافر پنہاں رکھتا ہے۔ وہ بوڑھا خدا کا بندہ جس کو پتہ ہے۔ کہ میری جان بھی خطرے میں ہے۔ کھلم کھلا سر کٹوانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہا ہے۔ بڑھاپے کا وقت دنیا میں آرام کا مسلمہ وقت ہے۔ مگر جس سینے میں جوش ایمانی شعلہ زن ہو۔ وہ بھلا کیوں کر آرام سے بیٹھ سکتا ہے۔ ع

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں تیرا نام رہے

مبارک ہے وہ جو اس زخم خوردہ جوان ہمت پیر کی طرح سڑکوں پر مجنونانہ پھر کر۔ سونے والے کے سرہانے بیٹھکر۔ آنے والوں کو دیکھ کر۔ جانے والوں سے ملکر مسیح کا پیغام پہنچاتا ہے۔

بشیر۔ امرتسری از سرحد کابل

## دمشق میں تبلیغ احمدیت

## سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونیوالا پہلا دمشقی خاندان

جو باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر لکھی ہیں۔ پوری ہوکر رہینگی۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کی باتیں نہیں ٹلینگی۔ مگر ہر ایک امر کے لئے وقت معین ہے۔ جسے انسان نہیں جانتا۔ انہی خبروں میں سے علاقہ شام میں احمدیت کی اشاعت کی بھی خبر ہے۔ جو اپنے وقت پر پوری قوت کے ساتھ چمکے گی۔ جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پڑ گئی ہے۔ چنانچہ پہلا خاندان جو دمشق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل ہوا دیکرمی برادرم محمد اسمٰعیل صاحب حقی دمشقی مدیر السائق مدیر دیوان العامہ حلب کا ہے۔ پہلے پہل آپ کے فرزند ارجمند برادرم احسان سامی حقی سلسلہ میں داخل ہوئے۔ پھر ان کے بعد ان کے دوسرے بھائی ممدوح حقی۔ پھر جب ان کے والد صاحب گذشتہ ہفتہ حلب سے دمشق تشریف لائے۔ تو وہ مع اپنے تیسرے بیٹے محمد خیری حقی کے داخل سلسلہ ہوئے۔ ان کے دو لڑکے بشیر حقی اور ابراہیم حقی چھوٹی عمر کے ہیں۔ اور اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔

ان کے علاوہ اس ہفتہ میں دو اور شخص داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ جو ترکی النسل ہیں۔ ایک کا نام راشد آفندی ہے اور دوسرے کا نام موفق ابن الجندی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

**مولوی عمر الدین صاحب** ایک شخص سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر گفتگو ہو رہی تھی۔ تو اس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا بھی ہے۔ وہ ان کے قتل کے لئے گھر سے نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے رستہ میں ہی ایسے سامان پیدا کر دئیے۔ کہ وہ جاتے ہی مسلمان ہو گئے۔ میں نے کہا۔ بعینہٖ اسی طرح مولوی عمر الدین صاحب شملوی جو ایک نہایت مخلص جوشیلے غیور احمدی ہیں۔ وہ شملہ میں تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی اور حافظ محمد یوسف بھی وہیں تھے۔ کہ ان کے پاس حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے رسالہ پہنچا۔ جس میں آیت لو تقول پر بحث کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ تم میرے قتل کے لئے جس قدر منصوبے اور تدبیریں کر سکتے ہو۔ کر لو۔ مگر تم ناکام رہوگے۔ اور مجھ کوئی قتل نہیں کر سکتا۔ مولوی عمر الدین صاحب نے ان سے یہ اشتہار لیکر پڑھا۔ اور بڑے جوش سے کہنے لگے۔ کہ تم کیوں اس کو قتل نہیں کروا دیتے۔ تو انہوں نے کہا۔ ہم نے اس کے قتل کی بہت تجویزیں کی ہیں۔ مگر ہماری کوئی پیش نہیں چلتی۔ تو آپ نے کہا۔ میں جاتا ہوں۔ میں قتل کروں گا۔ آخر اس کے بعد ایسے سامان پیدا ہوگئے۔ کہ وہ جب قادیان پہنچے تو احمدی ہوگئے۔ وہ حضرت عمرؓ تھے۔ تو ان کا نام عمر الدین ہے۔

**مفتی صاحب** اس کے ساتھ ہی مجھے ایک اور واقعہ یاد آیا جس کا ذکر کرنا بھی خالی از فائدہ نہیں ہے اور وہ یہ ہے۔ ایک دفعہ خاکسار جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کے ہمراہ سیالکوٹ ایک مباحثہ کی تقریب پر گیا۔ وہاں آپ نے سنایا۔ کہ ایک دفعہ ایک پادری سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ اس نے مجھ سے صداقت مسیح موعود پر دلیل مانگی۔ میں نے کہا جس دلیل سے تم نے مسیح ناصری کو سچا مانا ہے۔ وہ پیش کرو۔ ویسی ہی میں دلیل پیش کروں گا۔ تو اس نے انجیل متی کا چوتھا باب پڑھا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ پھر شیطان مسیح کو بیت المقدس میں لے گیا۔ اور ہیکل کے کنگروں پر کھڑا کر کے اس سے کہا۔ کہ اگر تو ابن اللہ ہے۔ تو اپنے آپ کو یہاں سے گرا۔ اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے۔ تو فرشتے اپنے ہاتھوں پر تجھے لینگے۔ اور تجھ کو کوئی نقصان نہیں پہنچیگا۔ تو مسیح نے جواب دیا کہ یہ بھی تو لکھا ہے۔ کہ تو اپنے خدائے معبود کو مت آزما تو مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ اسی طرح شیخ نجفی نے لاہور سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اشتہار دیا۔ جس میں اس نے یہ نشان طلب کیا۔ کہ آپ ایک منارے سے گر کر دکھلائیں اگر آپ سچے ہونگے۔ تو آپ بچ رہیں گے۔ تو حضور نے اس کے جواب میں یہی لکھا۔ کہ اے شیخ نجفی پہلے مسیح کے زمانہ میں بھی شیخ نجدی (ابلیس) نے مسیح سے اسی قسم کا مطالبہ کیا تھا سو میں بھی وہی جواب دیتا ہوں۔ جو پہلے مسیح نے دیا۔ کہ چل دور ہو لکھا ہے۔ کہ تو اپنے خدائے معبود کو مت آزما (یہ دو نو روایات سنے ہوئے دیر ہوئی۔ ہو سکتا ہے۔ کہ الفاظ میں تبدیلی ہو۔ مگر مفہوم جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہی تھا)

پس تمام وہ دلائل صداقت جو متفرق طور پر انبیاء میں پائے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے سب مسیح موعودؑ میں جمع کر دئیے۔ جیسے کہ آپ جری اللہ فی حلل الانبیاء تھے۔ ویسے ہی آپ کے دشمن بھی تمام اعداء انبیاء گذشتہ کے بروز تھے۔ اس لئے جس جس قسم کے گذشتہ انبیاء سے دشمنوں نے مطالبات کئے۔ آپ سے بھی وہ مطالبات کئے گئے۔ اور آپ نے انبیاء کے جوابوں کی طرح جوابات دئیے +

موصل میں بھی خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہے۔ وہاں ہمارے بھائی میر عزیز الدین صاحب احمدی ہیں۔ جو پنجاب رجمنٹ میں کلرک ہیں۔ فرصت کے وقت تبلیغ میں مشغول ہیں۔ اور لوگوں کو کتابیں پڑھنے کے لئے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی سعید روحوں کو سلسلہ حقہ کی قبولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خادم - جلال الدین از دمشق ۱۶ر ستمبر ۱۹۲۶ء

## جلسہ ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان

۱۵ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کو نماز جمعہ کے بعد ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں زیر صدارت جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے۔ مولانا محمد دین صاحب بی اے نے ایسوسی ایشن ہال میں سامعین کے کثیر مجمع میں انگریزی زبان میں لیکچر "الحمد للہ" پر دیا۔ علاوہ بزرگان سلسلہ کے جناب احسن شامی مخلص جو حال ہی میں دمشق سے آئے ہیں۔ جلسہ میں تشریف فرما تھے ایک صاحب نومسلم نے جو سکاٹ لینڈ کے باشندے ہیں۔ مولوی صاحب کے لیکچر کے بعد مختصر سی تقریر بھی کی۔ کہ میں کس طرح مسلمان ہوا۔ تقریباً پون گھنٹہ مولوی صاحب نے لیکچر دیا۔

خاکسار عبد اللہ بھٹی۔ سکرٹری ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان

# اقتباسات

(احمدیہ مسجد لنڈن)

## لنڈن کی مسجد کا افتتاح

جماعت قادیان ایک مدت سے اس کوشش میں تھی۔ کہ انگلستان میں اس کا تبلیغی مرکز قائم ہو جائے۔ اب سخت جدوجہد کے بعد لنڈن کے جنوب مغربی حصہ ساؤتھ فیلڈ میں وہ ایک مسجد قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ سلطان ابن سعود سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ اس مسجد کی رسم افتتاح ادا کرنے کے لئے اپنے لڑکے امیر فیصل کو جو انگلستان گئے تھے۔ اجازت دیں۔ اور ابن سعود نے انہیں اجازت دے بھی دی۔ لیکن افتتاحی تقریب میں وہ شامل نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ مکہ سے سلطان ابن سعود کی طرف سے اسے امتناعی احکام موصول ہو گئے تھے۔ ان امتناعی احکام کی وجہ رپوٹرنے تو یہ بیان کی ہے۔ کہ بعض مصری اخبارات نے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ یہ نئی مسجد صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص نہیں ہوگی۔ بلکہ اس میں عیسائی بھی عبادت کر سکیں گے۔ گویا اس کی حیثیت ایک گرجا کی سی ہوگی۔ اس غلط فہمی سے جو مصری اخبارات کے ذریعہ پھیلی متاثر ہو کر سلطان ابن سعود نے اپنے لڑکے کو رسم افتتاح میں حصہ لینے سے منع کر دیا۔ دوسری روایت یہ ہے۔ کہ جب سلطان ابن سعود کو یہ معلوم ہوا۔ کہ مسجد عام مسلمانوں کی نہیں۔ بلکہ ایک خاص فرقہ کی ہے۔ تو اس نے یہ امتناعی حکم بھیجا۔ بہرحال وجہ کچھ ہو۔ امیر فیصل نے اس تقریب میں حصہ نہیں لیا۔ ان کی بجائے شیخ عبدالقادر صاحب سابق وزیر پنجاب نے اس تقریب کو ادا کیا۔ اور اس موقع پر مختلف اقطاع عالم کے مسلمان، پارلیمنٹ کے ممبر اور سفرائے ممالک مختلفہ موجود تھے۔ شیخ عبدالقادر صاحب نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ:-

"اس مسجد کی بناء محض آغاز ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ کچھ عرصہ بعد یہاں بہت بڑی مسجد تعمیر کی جائے گی"

رسم افتتاح تو ادا ہو گئی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ سلطان نجد نے اس معاملہ میں فراخدلی کا ثبوت نہیں دیا۔ ان کے اس فعل کا مغربی دنیا پر سوائے اس کے اور کیا اثر پڑ سکتا ہے کہ اہل مغرب یہ سمجھیں گے۔ کہ مسلمانوں میں باہمی اخوت و رواداری نہیں پائی جاتی۔ گو سلطان ابن سعود کو جیسا کہ ان کے اس تار سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو انہوں نے جناب میاں محمود احمد صاحب کے تار کے جواب میں بھیجا ہے۔ کہ مصری اخبار سے یہ غلطی لگی کہ انہوں نے مسجد کو ایک خاص فرقہ کی مسجد سمجھا۔ مسجد خدا کا گھر ہے اور سب مسلمان اس میں عبادت کر سکتے ہیں۔ مگر جیسا کہ دوسرے تار سے معلوم ہوتا ہے۔ ہندوستان سے بھی بعض ایسے تار بھیجے گئے۔ کہ امیر فیصل اس مسجد کا افتتاح نہ کریں۔ غالباً ان تاروں کے دینے والے وہی تنگدل لوگ ہونگے۔ جو مسلمانوں کے کسی کام میں اتفاق و اتحاد دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اور اگر وہ یہ عذر کریں۔ کہ جس صورت میں جماعت قادیان دوسرے مسلمانوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتی ہے۔ تو دوسرے مسلمان کیوں ان کے کسی کام میں شمولیت کریں۔ تو یہ عذر بھی صحیح نہیں۔ اس لئے کہ جماعت قادیان کا عقیدہ خواہ کچھ ہی ہو۔ لیکن جب وہ عملاً ایک قدم مصالحت کی طرف اٹھاتی ہے۔ اور خود ایک دوسرے مسلمان کو جو ان کی جماعت میں سے نہیں۔ اپنی مسجد کے افتتاح کے لئے بلاتی ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ ان کی اس دعوت کو رد نہ کیا جاتا۔ شائد تدریجاً ایسے ہی امور آہستہ آہستہ اس اتفاق و اتحاد کو بھی پیدا کر دیں۔ جو آج مسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ یہ تکفیر اہل اسلام کی بیماری کوئی ایک قادیانی جماعت سے خاص نہیں۔ بلکہ دوسری تمام جماعتیں اور فرقے بھی اس میں مبتلا ہیں۔ اور ہر ایک دوسرے کو کافر بنا رہا ہے۔ ایسے حالات میں اگر عملاً ایک دوسرے کے ساتھ طریق مصالحت برتا جائے۔ جس طرح قادیانی جماعت نے سلطان ابن سعود کے فرزند کو افتتاح مسجد کی دعوت دینے میں برتا۔ تو شاید یہی امر اصلاح عقائد کا بھی موجب ہو جائے۔ (پیغام صلح ۱۳ راکتوبر)

## لنڈن کی مسجد

ہندوستان میں قادیانی جماعت احمدیہ کے تکفیری دائرے کی وسعت غیر محدود سے جو لوگ شاکی ہیں۔ وہ یقیناً اس خبر پر مسرت کا اظہار کرینگے۔ کہ لنڈن کی احمدیہ مسجد کی رسم افتتاحی کے لئے سلطان ابن سعود کے فرزند امیر فیصل کو تجویز کیا گیا اور جب اس نے انکار کر دیا۔ تو شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر نے یہ خوشگوار فرض سر انجام دیا۔ یہ واقعہ ایک نیک فال ہے اس وقت کی آمد کے متعلق جبکہ ہندوستان میں بھی اس جماعت کی مذہبی تنگ نظریاں وسیع اسلامی رواداری میں مبدل ہو جائینگی اس امر سے کون ناواقف ہے۔ کہ عہد حاضرہ کے مسلمانوں میں تکفیر و تفسیق کی بری رسم جو وبائے عام کی طرح رائج ہو گئی ہے اشاعت اسلام کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ اسلئے احمدیہ جماعت کو جو تمام اسلامی سرگرمیوں میں سے صرف تبلیغ اسلام کے لئے خود کو وقف قرار دیتی ہے۔ سب سے پہلے اس مرض سے نجات حاصل کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بدقسمتی سے سب سے زیادہ تکفیر کا مرض اسی جماعت میں پایا جاتا ہے۔ اگر لنڈن کی مسجد میں بھی امام و مقتدی اور احمدی و غیر احمدی کا مناقشہ کھڑا ہو گیا۔ تو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ تبلیغ اسلام کے تمام خیالات خرناکامی میں ..... دفن ہو جائیں گے۔ ہم لنڈن میں مسجد کی تعمیر پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے فرقہ وارانہ عبادت گاہ کی بجائے عام اسلامی سجدہ گاہ بنائے۔ امید کہ ہماری دردمندانہ تحریر کو برادران قادیان خیر اندیشی پر محمول فرمائیں گے" (مدینہ ۷ اراکتوبر)

الفضل:- کچھ سمجھ نہیں آتا۔ کہ ایک طرف شکایت کیجاتی ہے۔ مسجد تمام فرقوں کے لئے کیوں کھلی رکھی گئی ہے۔ دوسری طرف مسئلہ تکفیر درمیان میں لایا جاتا ہے۔ اور یہ نہیں خیال کیا جاتا کہ احمدیوں نے خالص اپنے روپے سے ایک مسجد تعمیر کی۔ امام اس میں مقرر ہے۔ تو اب کسی دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے کا سوال کس طرح پیدا ہو گا۔ بحالیکہ تمام مساجد میں یہی دستور العمل ہے۔ کہ متولی مسجد کا مقرر کردہ امام ہی نماز پڑھایا کرتا ہے۔

## احمدیہ مسجد کا افتتاح

شیخ عبدالقادر صاحب نے ۳ راکتوبر کو لنڈن کی سب سے پہلی مسجد کی رسم افتتاح ادا فرمائی۔ تعمیر مسجد کی تحریک ۶ رجنوری ۱۹۲۰ء کو قادیان میں کی گئی تھی۔ جبکہ امیر جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت سے ۳۰ ہزار روپیہ کے سرمایہ کی اپیل شائع کی۔ پہلے دن ۵ ہزار روپیہ نقد جمع ہوا۔ دوسرے دن عورتوں اور مردوں کے جلسے میں ۱۲ ہزار روپیہ چندہ جمع ہو گیا۔ مارچ ۱۹۲۰ء تک چندہ کی مقدار ساڑھے پینسٹھ ہزار روپیہ تک پہنچ گئی۔ اور ۱۰ رجون تک ساڑھے اٹھتر ہزار روپیہ کے قریب سرمایہ جمع ہو گیا۔ ۲۰ راگست ۱۹۲۰ء کو لنڈن میں ایک ایکڑ کے قریب زمین دیدی[۱] گئی۔ جس پر ۱۸ راکتوبر ۱۹۲۴ء کو امیر جماعت احمدیہ نے خود مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور اب ۳ راکتوبر کو رسم افتتاح ادا ہوئی۔ حاضرین مجلس ۴ سو نفوس پر مشتمل تھے۔ ۱۱ سفیر، ۶ لارڈ، ۱۲ ممبران پارلیمنٹ۔ مہاراجہ بردوان، سر مائیکل اڈوائر، سر عباس علی اور بہت سے فوجی اور سولی افسران تشریف فرما تھے۔ مصری، شامی، اطالوی اور عراقی وغیرہ ممالک کے سربر آوردہ لوگ بھی موجود تھے۔ تقریباً افتتاح میں شمولیت کیلئے انگلستان کے بڑے بڑے شہروں سے کئی معزز اصحاب تشریف لائے تھے۔ سب سے پہلے امام جماعت احمدیہ کا پیغام پڑھا گیا۔ شیخ عبدالقادر صاحب صدر مجلس افتتاح اور مہاراجہ بردوان (۲)

(۲) اور سر عباس علی نے تقریریں کیں۔ مبارکباد کے تار دنیا کے مختلف حصوں سے آئے تھے۔ افتتاح کے بعد دعوت ہوئی۔ اور کئی فوٹوگراف اور [illegible] تصویریں لی گئیں۔ ([illegible] ۲۶ راکتوبر)

---

[۱] "خریدی" پڑھا جائے۔ سہو کاتب سے شائد "دیدی" لکھا گیا ہے (الفضل)

(اشتہارات)

## حیرت انگیز نئی کاریگری

## ایک دن میں تین شکلیں بدلنے والی

## کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھدو۔ پھر دیکھو کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سنار بھی یکایک نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں جہاں دکھائیے۔ انہیں کوئی دو سو روپیہ سے کم نہیں بتا سکتا کسی قسم کی چوڑیاں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ ان کو ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں۔ تو پھول نئی معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب مل گئیں۔ تو عمدہ قسم کی بیل معلوم ہوتی ہے۔ اور سب الگ ہو جائیں۔ تو لہر پڑ جاتا ہے۔ ان کو پہن کر عورتیں اگر عورتوں میں بیٹھیں۔ تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر دنگ رہ جائینگی۔ اور کہیں گی ہمیں بھی منگا دو سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ ان چوڑیوں کا مثل سونے کے چمکتا رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا دام عہ۔ چار سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائشات کے ساتھ ناپ آنا ضروری ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

ایس۔ اے۔ اصغر اینڈ کو۔ ٹمیا محل۔ دہلی

## ملیریا بخار کی مجرب و آزمودہ دوا

کونین سے بڑھ کر مفید اور جملہ اقسام بخار کا دافع (تریاق بخار قاتل ملیریا) جس کے استعمال سے سخت سے سخت کئی کئی دن کا چڑھا ہوا بخار صرف چند خوراک کے استعمال سے بفضل خدا اتر جاتا ہے۔ اور بخار اترنے کے بعد پھر اس کا استعمال آئندہ کے لئے بخار کو روک بھی دیتا ہے۔ اور ایک شیشی پانچ سات مریضوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ پس ایسی مفید اور مجرب دوا کا ہر گھر میں رہنا باعث آرام ہے۔ اور اس کے مفید اور مجرب ہونے کے متعلق ہزارہا شہادتیں موجود ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو ایسی نایاب دوا سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے تجربہ سے مطلع فرمائیں۔

**قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ**

خاص رعایت:۔ اطباء وید اور ڈاکٹر صاحبان خرچ پارسل و پیکنگ وغیرہ کے لئے چھ آنے کے ٹکٹ روانہ فرما کر صرف ایک مرتبہ اس کو بالکل مفت بلا قیمت برائے تجربہ طلب فرما سکتے ہیں۔

المشتہر

مینجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالی جناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ چوک اسپاں۔ حیدر آباد۔ دکن

## بیٹ بہرا پن (رجسٹرڈ)

کم سننے کان بڑوں یا بچوں کے بہنے۔ درد بھاری پن ورم خشکی۔ کھجلی سنسناہٹ آوازیں آنے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی صرف دنیا بھر میں ایک اکسیر اور بیخطا دوا ملبے اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات ہے فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی ایک ساتھ منگانیپر محصولڈاک معاف۔ بادشاہی منجن مسوڑوں سے خون جانے دردیانی لگنے اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دائمی استعمال کے قابل ہے۔ فی شیشی ۸؍ دھوکہ بازوں ٹھگوں سے ہشیار مرض دمہ کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ صاف لکھئے۔ پتہ:

کان کی دوا۔ ملبے اینڈ سنز پیلی بھیت۔ یو۔ پی

سراج الاطباء حکیم دلبر حسن خانصاحب بھجی کی لاجواب تصنیف

## لب المجربات

یہ مجربات کی ایک نہایت عمدہ کتاب ہے۔ جس میں جملہ امراض کے کم قیمت اور سریع التاثیر سہل الحصول نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر مرض کا عام فہم بیان کیا گیا ہے۔ ہر شخص طبیب ہو یا غیر طبیب اس سے بیحد فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط ہے۔ حجم ۱۵۶ صفحہ قیمت [illegible] روپے مجلد عہ

## لڑکی ایک بے نظیر دریافت لڑکا

جناب سراج الاطباء صاحب مدظلہٗ نے ایک بینظیر دوا دریافت کی ہے۔ جس سے ان عورتوں کو جن کے ہمیشہ لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں۔ خدا کے فضل سے لڑکا ہو جاتا ہے۔ یہ دوا حمل ہونے کے ایک ماہ کے اندر اندر کھلائی جاتی ہے۔ قیمت پیشگی کچھ نہیں۔ صرف محصولڈاک کیلئے ۵؍ آنے چاہئیں۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد مقررہ رقم لی جائیگی۔ جو دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں خرچ ہوگی۔ خط و کتابت کا پتہ:

مینجر شاہی مطب پٹیالہ۔ پنجاب

## خیاطی پیشہ احباب کو خوشخبری

اس فن کے شوق رکھنے والے عام درزی صاحبان کی سہولت کے لئے ہمارے پاس سلائی کی مشین سیکنڈ ہینڈ نہایت پائدار مضبوط خوبصورت فروخت ہوتی ہیں۔ بلحاظ پائداری و مضبوطی کے قیمت نہایت کم تاکہ ہر ایک حاجتمند فائدہ اٹھا سکے۔ ہاتھ سے چلانے والی قیمت پچاس روپے۔ پاؤں سے کام کرنیوالی قیمت ساٹھ روپے محصول پیکنگ بذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ دس روپے ہمراہ آرڈر آنے پر تعمیل ہوگی۔ جو دوست کل قیمت پہلے روانہ کرینگے ان کو محصول پیکنگ معاف۔

المشتہر

احمدیہ امپورٹ ایجنسی اینڈ جنرل ورکس شاہجہانپور

## آلات زراعت و دیگر مشینری

ہمارے شہرہ آفاق کماد پیڑنے کے بیلنہ جات۔ چارہ کترنے کی مشینیں۔ آہنی رہٹ (ہلٹ) انگریزی ہل۔ خراس دیسی چکیاں، چاول سے دیاں بادام روغن نکالنے کی مشینیں منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔ ایم۔ عبد الرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز۔ احمدیہ بلڈنگ۔ بٹالہ۔ پنجاب

## احمدی جنتری

جنتری ہذا کا نواں سال ختم ہو رہا ہے۔ اور دسویں کی طیاری میں مضامین جمع کئے جا رہے ہیں۔ اسدفعہ ارادہ کیا ہے۔ احمدی تجار کے مفید اشتہارات بھی درج کئے جائیں۔ چنانچہ احباب تجار کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جو صاحب اپنی اشیاء کے اشتہارات دینا پسند فرمائیں وہ بہت جلد مقررہ ذیل اجرت پر ارسال کرسکتے ہیں۔ پورا صفحہ ۵؍ نصف صفحہ ۳؍ چوتھائی صفحہ ۲؍ محمد یامین تاجر کتب قادیان

(اشتہارات)

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی نایاب کتب چھپ گئیں

چندہی سال گذرے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی تصانیف سرمایہ کی کمی سے دوبارہ نہ چھپنے کے باعث نایاب ہو رہی تھیں۔ اور احباب کو ڈگنی ہوگئی بلکہ بعض دفعہ دس گنی قیمت پر بھی ملنا محال تھیں۔ اور یہ ایک ایسا تکلیف دہ امر تھا کہ جس کا احساس کم وبیش ہر احمدی کو ہوا۔ اور سب سے بڑھکر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو۔ اور اسی احساس کے ماتحت حضور نے بعض خدام کو ان نایاب کتب کی طباعت کیلئے سرمایہ جمع کرنیکا ارشاد فرمایا جس پر تقریباً چوبیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اور کام جو پہلے سے قلت سرمایہ کی وجہ سے رکا پڑا تھا۔ صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی زیر نگرانی شروع کر دیا گیا۔ اور آج جبکہ اس کام کو جاری ہوئے چار سال بھی نہیں گذرے۔ بہت سی بیش بہا اور نایاب تصانیف نہایت اہتمام سے شائع ہو چکی ہیں۔ نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کی بلکہ اور بھی کئی ایک مفید اور محققانہ کتب (جن میں سے بعض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور چند دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف ہیں) طبع ہو چکی ہیں۔ جن کی فہرست مع قیمت درج ذیل ہے۔

بک ڈپو تالیف و اشاعت جس نے کہ اس قدر قلیل عرصہ میں کافی سے زیادہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ احباب کی توجہ اور امداد کا زیادہ مستحق ہے۔ کیونکہ اس کے لئے جس قدر سرمایہ جمع کیا گیا تھا۔ وہ تمام کا تمام لٹریچر کی طبع و اشاعت میں خرچ ہو چکا ہے۔ بلکہ اسکے علاوہ اور بھی کئی ہزار روپیہ نظارت نے اپنے پاس سے خرچ کر کے بعض کتابیں شائع کروائی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہئیے۔ کہ اب جبکہ انہیں دوگنی چوگنی یا دس گنی قیمت کی بجائے معمولی قیمت پر نایاب سے نایاب کتابیں مل سکتی ہیں۔ تو وہ ضرور ان کو خریدیں اور پڑھیں۔ بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں ان کی اشاعت کی تحریک کریں۔ اس وقت جس قدر نایاب کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اگر ان میں سے نصف بھی احباب خرید لینگے تو اسی سرمایہ سے باقی تمام کتب بھی جلد سے جلد شائع ہو سکتی ہیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ خدا کے مسیح کی قائم کردہ جماعت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت اسلام کے لئے سرفروشی کا اظہار کرنے والی جماعت اس کام میں پیچھے نہ رہیگی۔ اور جہاں تک اس سے ممکن ہوگا۔ ان انمول روحانی جواہر کو جو کوڑیوں کے مول بک رہے ہیں خرید کر اکناف عالم میں پھیلا دے گی۔

## کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- حقیقۃ الوحی ۵ر
- سرمہ چشم آریہ ۴ر
- شحنۂ حق ۸ر
- آئینہ کمالات اسلام ۲ر
- برکات الدعا ۳ر
- شہادت القرآن ۱۰ر
- انجام آتھم ۶ر
- تحفہ قیصریہ ۴ر
- سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۱ر
- ضرورت الامام ۴ر
- تذکرۃ الشہادتین ۱۲ر
- راز حقیقت ۲ر
- ایام الصلح اردو عہ
- تحفہ غزنویہ ۴ر
- لیکچر سیالکوٹ ۴ر
- تریاق القلوب ۶ر
- دافع البلاء ۲ر
- تحفہ ندوہ ۳ر
- ساتن دھرم ۱ر
- براہین احمدیہ حصہ پنجم ۸ر
- تجلیات الٰہیہ ۱ر
- تقریریں ۳ر
- منن الرحمٰن عہ
- فریاد درد ۲ر
- ترغیب المومنین ۸ر
- (اور ۲۳ پہلی دفعہ شائع کی ہیں)
- الخطاب الجلیل عربی
- (ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی) ۶ر

## کتب و تقاریر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ

- ملائکۃ اللہ دوسرا ایڈیشن ۱۰ر
- آئینۂ صداقت اردو عہ
- ؍؍ ؍؍ انگریزی ۳ر
- نجات ۱۳ر
- تحفۂ پرنس انگریزی ۲ر اردو عہ
- احمدیت یعنی حقیقی اسلام اردو ۸ر
- ؍؍ ؍؍ ؍؍ انگریزی ۸ر
- دعوۃ الامیر فارسی مجلد ۸ر
- ؍؍ اردو غیر مجلد ۸ر
- سوانح احمدؑ انگریزی ۸ رو
- احمدیہ موومنٹ عہ رو

جو جماعتیں اپنے ہاں بک ڈپو کی شاخ کھولنا چاہیں۔ انہیں معقول کمیشن دیا جائے گا۔ شرائط طلب کرنے پر بھیجی جا سکتی ہیں۔

**مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

---

# حمائل شریف بطرز یسرنا القرآن حجم ۴×۳ انچ

**حمائل شریف** (بطرز یسرنا القرآن۔ حجم ۴×۳ انچ بلا جلد کاغذ زرد قیمت ۱؎ کاغذ سفید عمہ مجلد پارچہ ۱؎ جلد سنہری نام عمدہ جلد چرمی سنہری نام سنہری کام کاغذ زرد سے سفید ہے ولایتی کاغذ احب پسند ۲؎ سے ۲۰؎ تک۔

**احمدیہ نوٹ بک** تبلیغ مسائل ضروری پر دلائل و حوالجات مجموعہ ۵۰۰ صفحے بلا جلد ۱۲؎ مجلد عہ

**الذکر** :۔ نماز با ترجمہ خوشخط ۲؎

**انگریزوں میں تبلیغ اسلام** بادشاہ سے ملک کا اسلام کا ثبوت اور تقسیم دلائل کا مجموعہ عہ۔ پتہ ملنے کا

محمد اسمٰعیل محمد عبداللہ تاجران کتب جلد ساز الفضل قادیان

---

# نارتھ ویسٹرن ریلوے

## نوٹس

سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ایک نیلام کنندہ کی ایک سال کی خدمات کے لئے جو یکم دسمبر ۱۹۲۶ء سے لکڑی کے وہ ناقابل استعمال سلیپر اور بانسوں کے ٹکڑے جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے مختلف انجینئرنگ ڈپو اور ڈویژنوں پر برائے فروخت پڑے ہیں۔ بذریعہ نیلام فروخت کرنا شروع کرے۔

مطلوبہ ٹنڈر صاحب کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے مغل پورہ (لاہور) کے دفتر میں ۱۵ ر نومبر ۱۹۲۶ء بروز پیر دو بجے سے پہلے پہلے پہنچ جانے چاہئیں۔ جو اس سے اگلے دن دفتر صاحب موصوف میں ٹنڈر دہندوں کی موجودگی میں اگر کوئی وہاں ان میں سے موجود ہو۔ دن کے دو بجے کھولے جائیں گے۔

ٹنڈر فارم کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے مغل پورہ کے پاس درخواست کرنے پر بہ ادائیگی مبلغ پانچ روپیہ مل سکتے ہیں۔

کنٹرولر آف سٹورز اس بات کے پابند نہیں۔ کہ وہ کسی کم نرخ کے ٹنڈر کو منظور کریں یا کسی زیادہ نرخ کے ٹنڈر کو اور نہ ہی وہ اس بات کے پابند ہیں۔ کہ کسی نامنظور شدہ ٹنڈر کی وجہ نامنظوری بتائیں۔

مغل پورہ
مورخہ ۵ ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

سی۔ ایف لینگر
کنٹرولر آف سٹورز

# ممالک غیر کی خبریں

——رگبی ۱۷ ؍ اکتوبر۔ مسٹر بالڈون نے مستعمرات نو آبادیوں اور ہندوستان کے نمائندوں کو دعوت دی تھی۔ کہ وہ اس کتبہ کو بے نقاب کرنے کی رسم میں شریک ہوں۔ جس پر گذشتہ جنگ عظیم میں کام آنے والے قلمرو کے دس لاکھ افراد کے نام کندہ کئے گئے ہیں۔ سب نے اس دعوت کو قبول کر لیا۔ اس کتبہ کے ابتدا میں یہ الفاظ لکھے گئے ہیں۔ یہ کتبہ خدا کی تمجید اور قلمرو برطانیہ کے ان دس لاکھ مُردوں کی یاد کیلئے کندہ کیا جا رہا ہے۔ جو ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۱۸ء تک کی جنگ عظیم میں قتل ہوئے۔ یہ افراد کرۂ ارض کے ہر حصہ میں اس کے لئے ہر محاذ پر فوت ہوئے۔ اور ان کے رفقاء نے ان کی قبریں بنائیں۔ ان کی زیادہ تعداد جنگ کے اتحادیوں کے ممالک میں مدفون ہیں۔

——لنڈن ۱۷ ؍ اکتوبر۔ [illegible] برطانی کابینہ وزارت نے امپیریل کانفرنس کے افتتاح کی طیاریاں مکمل کر لیں۔ ۱۹ ؍ اکتوبر کو کیا جائے گا۔ کانفرنس کے اجلاس کابینہ وزارت کے کمرہ میں منعقد ہونگے۔ اور مجلس انتخاب مضامین کے اجلاس حکومت کے دفاتر میں ہوں گے۔

——پیرس ۱۵ ؍ اکتوبر۔ غازی عبد الکریم [illegible] جزیرہ ری یونین میں پہنچ گئے ہیں جو ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے اور جہاں ان کو نظر بند رکھا جائے گا۔

——لنڈن ۱۶ ؍ اکتوبر۔ پیٹ کے اندر ایک [illegible] آلہ کہ جس کے سرے پر آئینہ اور روشنی کا انتظام کیا گیا ہے پیٹ کے اندر کے حالات کی تصویر لینا ممکن ہو گیا ہے۔ برلن کا ایک ڈاکٹر اس ایجاد کا مالک ہے۔ اس صورت سے پیٹ کی مختلف تصاویر لینے کے بعد معدہ کی تمام خرابیاں معلوم ہو سکیں گی۔

——ایک آئرش عورت نے ہندو دھرم اختیار کر لیا ہے۔ اور امرناتھ جی کی یاترا کی خاطر ہندوستان آنے والی ہے جو کشمیر کی پہاڑیوں میں سطح سمندر سے ۱۵ ہزار فٹ کی بلندی پر ہے۔ اس کا نام مسز والٹر ٹیٹس ہے۔ جو افسانہ نگار ہے۔ اس کی واحد معشوق ایک برہمنی دیوی ہے۔ جو اجکماری کا درجہ رکھتی ہے۔

——لنڈن۔ گذشتہ ہفتہ میں بیکار اشخاص کی تعداد میں [illegible] فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ گویا اس وقت ۱۹۲۵ء کے مقابلہ میں دو لاکھ چھتر ہزار اشخاص زیادہ بے کار ہیں۔

——ڈاکٹر ایف۔ آر مولٹن پروفیسر علم ہیئت نے شکاگو یونیورسٹی میں امریکہ کی انجمن ترقی سائنس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دنیا ابھی کم از کم ایک پدم سال تک اور قائم رہے گی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ یہ کرۂ زمین ابھی بالکل عالم طفلی میں ہے۔ اس نے اپنی عمر کا ابھی ایک لاکھواں حصہ بھی نہیں گذارا ہے۔ ریڈیم کے ان ذرات سے جو کہ چٹانوں میں پائے گئے ہیں۔ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کی عمر ابھی ۲ کروڑ سال سے زیادہ نہیں ہوئی۔

——اخبار مانچسٹر گارجین کا نامہ نگار متعینہ بغداد ناقل ہے کہ ابن سعود نے اپنے خلیج فارس کے ساحلی صوبہ قطیف اور حصار میں اس امر کی دلچسپ کوشش شروع کر دی ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرح عبادت کو متحد کر دیا ہے۔ اور سارے وہ امتیازات جو شیعہ کو سنی سے علیحدہ کرتے ہیں مٹا دیئے جائیں۔ حال ہی میں سلطان کی طرف سے اس امر کا ایک عام اعلان شائع کیا گیا ہے کہ آئندہ شیعہ سنی کی اب کوئی تفریق نہ رہے گی سب مسلمان ہیں۔ ہر دو فرقوں کی مساجد اب مشترک رہا کریں گی۔ اور تمام مساجد میں نماز اور عبادت کا طریقہ یکساں رہیگا۔ جس کو نئے امام بتائیں گے۔ جو بہت جلد مکہ معظمہ سے اس غرض کے لئے بھیجے جائیں گے۔

——رگبی ۱۴ ؍ اکتوبر۔ جن ہندوستانی سپاہیوں نے فرانس میں جنگ کی تھی۔ ان کی یادگار قائم کرنے کا کام مقام نیو شاپل میں شروع ہو گیا ہے۔ جو غالباً آئندہ فصل بہار میں ختم ہو جائیگا۔

——ساحل مناکو کے سامنے سمندر میں ایک نہایت خوش شکل خاتون کی لاش پائی گئی۔ جو شناخت کے بعد مادام دیلونٹ آف پیرس یعنی شہزادی [illegible] دلیپ سنگھ نکلیں۔ یہ شہزادگان [illegible] دلیپ سنگھ کی ہمشیرہ تھیں۔ قریب ہی ایک چٹان پر خط ملا جو متوفیہ کے ہاتھ کا تحریر کردہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ زندگی سے تنگ آ کر جان دے دیتی ہوں۔

——بغداد ۱۶ ؍ اکتوبر۔ آج شب امیر فیصل شاہ عراق تین ماہ یورپ میں بسر کرنے کے بعد اپنے دار السلطنت میں واپس پہنچ گئے۔ شہر کو جھنڈیوں وغیرہ سے خوب آراستہ کیا گیا۔

——ایک عظیم الشان جلسہ امروز فردا میں آستانہ کے اندر ہوگا۔ جمعیتہ ترقی طیارہ طہران نے پاس کیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر ماہرین طیارہ کی حوصلہ افزائی کے لئے ۵۲ جنگی طیارے خریدے جائیں۔

——انقرہ کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ محکمہ استقلال نے ولید بک صاحب مدیر توحید افکار احمد امین بک صاحب مدیر [illegible] "وطن" کو سازش کنندگان مصطفےٰ کمال کی تحقیق کے سلسلہ میں مدعو کیا ہے۔

——برلن۔ ۱۵ ؍ اکتوبر۔ وہ بل بھاری کثرت رائے سے پاس ہو گیا جس کا منشا ہے۔ کہ سابق قیصر جرمنی کو ایک کروڑ ۵۰ لاکھ مارک دیئے جائیں گے۔ اور اگر وہ پسند کریں۔ تو ہمبرگ میں ان کو محل رہنے کے لئے دیا جائے گا۔

# ہندوستان کی خبریں

——الہ آباد۔ ۱۹ ؍ اکتوبر۔ گورنر صاحب یو پی نے اپنے حکم مجریہ ۱۸ ؍ اکتوبر ۱۹۲۶ء کی رو سے موجودہ یو پی لیجسلیٹو کونسل توڑ دی ہے۔

——دہلی ۱۶ ؍ اکتوبر۔ چیف کمشنر دہلی نے آج تیج۔ الامان پیشوا اور شدھی سماچار کے خلاف مقدمات واپس لے لئے ہیں۔

——لاہور میں خدام الحرمین والے مسلمانوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کا ایک ڈیپوٹیشن امیر افغانستان کے پاس جائے۔ اور اس سے معاملات حجاز کے متعلق امداد طلب کرے۔

——دہلی۔ ۲ ؍ دسمبر کو گاندھی جی سابرمتی آشرم سے بمبئی روانہ ہونگے۔ بمبئی سے آپ کانگرس کے سالانہ اجلاس کی شرکت کے لئے گوہاٹی تشریف لے جائیں گے۔ گوہاٹی سے فرصت پانے کے بعد آپ پھر ایک مرتبہ تمام ملک کا دورہ کرینگے۔ اور ملک کو آزادی کا پیغام سنائیں گے۔

——۱۶ ؍ اکتوبر کو بوقت سہ پہر پریڈ کے میدان میں دسہرہ کا عظیم الشان میلہ ہوا۔ جب شام کے سات بجے لوگ اپنے گھروں کو واپس آ رہے تھے۔ تو سرکلر روڈ کے پاس اچانک ایک بم کا گولہ پھٹا جس سے تقریباً ۴۶ آدمی مجروح اور سات ہلاک ہو گئے۔ جن میں سے ایک مسلمان اسی جگہ مر گیا اور پانچ نے ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا۔

## اشتہار

**باجلاس میاں عبد المجید خان صاحب عدالتی بہادر سلطان پور۔ ریاست کپورتھلہ**

روڈا رام۔ سری رام۔ رام چند پسران سلیا رام ذات کھتری سکنہ سلطان پور۔ مدعیان

بنام

سماں ولد جاماں ذات لوہار سکنہ واڑہ پدھ سنگھ والا حال سلطان پور۔ مدعا علیہم

دعویٰ مبلغ ۵۹۰ روپیہ بروئے بہی حساب،

حلفیہ درخواست مدعیان سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ لاپتہ ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا مدعا علیہ سماں کے نام جاری کیا جائے۔ زیر آرڈر [illegible] ضابطہ دیوانی کہ وہ تاریخ ۱۸ ؍ کاتک سمت ۸۳ اصالتاً یا مختاراً حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے۔ ورنہ عدم حاضری میں اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ کیجاویگی۔ آج بتاریخ ۲۲ ؍ اسوج سمت ۸۳ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ تحریر صدر

مہر عدالت — دستخط حاکم

(منشی عبد الرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)